مفتی مولانا محمد عبیداللہ حنیف

# مجلس واحد کی طلاق ثلاثہ پر ایک تحقیقی نظر

## مجلس واحد کی تین طلاقوں کی کہانی:

" اس حقیقت میں ماشہ بھر بھی شبہ نہیں کہ صدر اول یعنی خلافت فاروقی کے ابتدائی دو تین برسوں تک مجلس واحد کی تین طلاقیں باتفاق امت ایک رجعی طلاق شمار کی جاتی تھی ۔ بعد ازاں جب لوگوں نے شریعت سمحاء کی اس رخصت کو جو کہ سراسر ازدواجی مصالح پر مبنی تھی ' غلط رنگ دینا شروع کر دیا اور کثرت طلاق کا رجحان بڑھنے لگا ' تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے اس پر خود غلط رجحان کی پیش بندی کے لئے ایک تعزیری اور سیاسی آرڈی نینس جاری کر دیا کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں قانوناً تین ہی شمار ہوں گی ۔ اس اقدام کا مطلب صرف اور صرف یہ تھا کہ لوگ اس پر خود ہی غلط رجحان سے باز آجائیں ۔ بعد ازاں حضرت عمر فاروق نے اگرچہ اپنے اسی تہدیدی اور تعزیری اقدام پر تاسف کا اظہار بھی کیا تھا ' تاہم اسی وقت سے اس مسئلہ میں گرہیں پڑنی شروع ہو گئیں ۔ امام ابوحنیفہ" امام شافعی" نے ایک قول کے مطابق امام مالک" ' امام احمد بن حنبل" اور جمہور علماء نے فاروق" اعظم کے اس تہدیدی ' تعزیری اور وقتی اقدام کو فکراً و نظراً ہمیشہ کے لئے قبول کرلیا ۔ محدثین کرام (شکر اللہ مساعیھم) نے اس بجائے خود غلط انداز فکر و نظر (فقہی و تقلیدی جمود) کے خلاف بھرپور صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے امت کو براہ راست صدر اول کے تعامل پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی اور یوں یہ مسئلہ نزاع کی بھینٹ چڑھتا چلا گیا ۔ اور نوبت بایں جا رسید کہ اب یہ نزاع قلم و قرطاس کی بھول بھلیوں کو پھاند کر عدالت عظمٰی کے دروازے پر دستک دینے لگا ہے"۔

ادارہ

بنابریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فقہی اور جماعتی نقطہ ہائے نظر کے خول سے باہر نکل کر اس مسئلہ کے تمام خدوخال کا بے لاگ جائزہ لیا جائے تاکہ یہ مسئلہ پوری طرح منقح ہو جائے ۔ درج ذیل کوشش بھی اسی جذبہ کی رہین منت ہے ۔ واللہ الہادی:

## طلاق ثلاثہ اور قرآن:

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

**یایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن واحصوا العدة واتقوا الله ربکم ۔** " (۶۵ : ۱ ۔ الطلاق)

" اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو عدت کے اندر طلاق دیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے (غلط طریقہ سے طلاق دینے میں) ڈرتے رہو ' جو تمہارا رب ہے"۔

## تشریح:

سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابو رکانہؓ نے اپنی بیوی ام رکانہؓ کو تین طلاقیں دے کر کسی دوسری عورت سے شادی کرلی تو آپ نے فرمایا، تم "ام رکانہ سے رجوع کرلو" ۔ تو اس نے عرض کی کہ میں تو اسے تین طلاقیں دے چکا ہوں ۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ:

**"قد علمت راجعها"** ۔

کہ "جاؤ مجھے پتہ ہے تم رجوع کرلو" ۔ اور پھر آیت مذکورہ بالا کی تلاوت فرمائی ۔ لہٰذا آیت کا صاف مطلب یہ ہوا کہ تین طلاقیں دینے والا عدت میں باقاعدہ طلاق دے یعنی ہر حیض کے بعد طہر میں بلا مجامعت ایک طلاق دے نہ کہ تین طلاقیں ایک ساتھ ۔ دوسری جگہ یہ ارشاد ہے:

**"الطلاق مرتن"** ۔

"رجعی طلاق دو مرتبہ ہے" ۔

پھر اسی کے ساتھ مربوط انداز میں فرمایا:

**"فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ"** ۔

"پھر اگر طلاق دے دے تو اب اسے اس عورت سے نکاح کرنا حلال نہیں جب تک وہ عورت دوسرے کے نکاح میں نہ چلی جائے ۔ (پھر دوسرا خاوند مرجائے یا بلا جبر اپنی مرضی سے طلاق دے دے) ۔"

پس سیاق قرآن سے یہ ثابت ہوا کہ پہلی دونوں طلاقیں ایسی ہیں جن میں بلا کسی اور کے نکاح میں گئے، طلاق دینے والے کو اپنی مطلقہ سے رجوع کا اختیار باقی رہتا ہے خواہ یہ رجوع عدت نہ گزرنے کی وجہ سے ہو یا بعد از عدت جدید نکاح کے ساتھ ہو، چنانچہ دو طلاقوں کے بعد یا تو اچھائی کے ساتھ بسانے کے لئے رکھے یا پھر بھلے طریق سے چھوڑ دے ۔

اسی طرح دوسری آیت شریفہ میں ہے:

یعنی " عدت کے اندر اندر ان کا شرعی طریقہ ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جس نے ان کا خلاف کیا تھا ' آپ اس پر بہت ہی ناراض ہوئے تھے ۔ اور فرمایا تھا کہ " کیا تم میری حیات ہی میں کتاب اللہ سے کھیلنے لگ گئے ہو " ؟

## لغوی تشریح :

اگر " **الطلاق مرتن** " کی شان نزول سے صرف نظر کیا جائے اور لغوی حیثیت سے کیا جائے تو بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ طلاق کو یکے بعد دیگرے دینا چاہئے کیونکہ **مرتان** " لغت میں ایسے کام کے لئے آتا ہے جو " **مرہ بعد مرہ** " ہو ' چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

" **سنعذبهم مرتين** " ۔ ( التوبۃ ۱۰۱ )

اس کا معنی ہے : " **انی مرتہ بعد مرہ** " ۔ یعنی ایک بار کے بعد دوسری بار عذاب کریں گے اور اسی طرح دوسری جگہ ہے :

" **اولا یرون انهم یفتنون فی کل عام مرہ او مرتین** ۔ ( التوبہ ۱۲۶ )

" کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال میں ایکبار یا دو بار آزمائے جاتے ہیں ؟ "

سورۃ القصص میں ہے :

" **یوتون اجرهم مرتین بما صبروا** " ۔ ( القصص : ۵۴ )

" اور ان لوگوں کے صبر کرنے کی وجہ سے انہیں دوبار اجر ملے گا " ۔

جامع البیان میں ہے :

" **مرۃ علی ایمانهم بکتابهم و مرۃ علی ایمانهم بالقران** " ۔

( جامع البیان ص ۱۲۷ ج ۲ )

" ایک دفعہ اپنی کتاب پر ایمان لانے کی وجہ سے اور دوسری دفعہ قرآن پر ایمان لانے کی وجہ سے ان کو اجر ملے گا " ۔

نیز فرمایا :

" **ینقضون عهدهم فی کل مرۃ** ۔ ( الانفال : ۵۶ )

" پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑتے ہیں "۔

علاوہ ازیں فرمایا :

" وھم بدأوکم اول مرۃ "۔ (التوبتہ: ۱۳)

" اور انہوں نے تم سے پہلی بار عہد شکنی کی "۔

اور ایسے ہی ایک دوسرے مقام پر بالکل واضح طور پر فرمایا :

**" یایھا الذین امنو لیستا ذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغو الحلم منکم ثلاث مرات "۔**

(۵۸)

اور ظاہر ہے کہ **" ثلاث مرات "** کا معنی **" فی ثلاثۃ احوال "** (تفسیر ابن کثیر ص ۳۰۳ ج ۳) ہی ہو سکتا ہے ۔ یعنی تین اوقات میں اندر آنے کے لئے ضرور اجازت طلب کیا کریں اور اسی طرح جلالین میں بھی **فی ثلاثۃ اوقات** ہی لکھا ہے ۔ (جلالین ص ۳۰۱ سورۃ نور) یعنی فجر سے پہلے عشاء کے بعد اور ظہر کے وقت تمہارے غلام اور بچے بغیر اجازت اندر نہ آنے پائیں اور اسی طرح جلالین میں **" ثم ارجع البصر کرتین "** کی تفسیر بھی " کرۃ بعد کرۃ " ہی لکھی ہے ۔ ملاحظہ ہو سورۃ ملک ' بہر حال ان آیات مقدسہ کی لغوی بحث سے پوری طرح معلوم ہوا کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق پڑے گی اور دوسری طلاقیں لغو ہو جائیں گی ۔ مزید برآں **" فطلقو ھن لعدتھن "** میں عدت کے منجملہ فوائد میں یہ بھی ہے کہ مطلق کو اپنے کئے پر نظر ثانی کا موقع فراہم کیا گیا ہے ۔ ورنہ حیض کی عدت بے معنی ہو گی اور پھر **لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا "** ۔ کا مہمل ہونا اس پر مزید برآں ہو گا لہٰذا ان تمام مواقع سے جب ہی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جبکہ طلاق مسنون طریقہ پر دی جائے یعنی حیض کے بعد طہر میں بلا جماع ایک طلاق دی جائے نہ کہ تین طلاقیں ایک ساتھ ۔ ورنہ وقوع ثلاث کی صورت میں تمام ازدواجی مصالح اور منافع یکسر بے کار ہو جاتے ہیں ۔ چنانچہ انہی امور کے پیش نظر امام رازی تفسیر کبیر میں رقمطراز ہیں :

**" ھو ختیار کثیر من علماء الدین انہ لوطلقھا اثنین او ثلاثا لا تقع الا واحدۃ وھذا ھوالا قیس "** ۔ (**تفسیر کبیر الامام فخرالدین الرازی ج ۲ ۔ بحوالہ فتاوی ثنائیہ**)

یعنی " بہت سے علماء دین کے نزدیک مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے اور

زیادہ قرین قیاس بھی یہی ہے "۔

اسلامی قانون کے غواص اور ماہر اسرار شریعت حضرت شاہ ولی اللہ محدث لکھتے ہیں :

" وکرہ ایضاجمع الطلقات الثلاث فی طہر واحد ' وذالک لانہ اہمل للحکمتہ المرعیتہ فی شرع تفریقھا فانما شرعت لیتدارک المفرط ولانہ تضییق علی نفسہ وتعرض للندامتہ "۔

(حجتہ اللہ البالغتہ ص ۱۴۱ ج ۲)

اسی طرح ایک طہر میں بیک وقت تین طلاقیں دینا دراصل شریعت کی حکمتوں کو مہمل قرار دینا ہے اور طلاق دہندہ پر تلافی کے کھلے دروازوں کو مقفل کرنا ہے وغیرہ۔

## تین طلاقیں اور احادیث صحیحہ :

قرآن مجید کی اس واضح تصریحات کے بعد اب ہم ان صحیح احادیث کا ذکر کریں گے جن میں مجلس واحد کی طلاق ثلاث کے ایک رجعی طلاق ہونے کی تصریح موجود ہے :

حدیث اول : عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و سنتین من خلافتہ عمر طلاق الثلاث واحدۃ "۔ (صحیح مسلم ص ۴۷۷ ' ج ۱)

یعنی " حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں تک بیک وقت دی گئی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شمار ہوتی تھی "۔

تشریح : اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ کی دس سالہ مدنی زندگی اور پھر اڑھائی سالہ صدیقی دور اور پھر خلافت فاروق کے ابتدائی دو سال تقریباً ۱۵ سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فاروق اعظمؓ سمیت تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس پر متفق تھے کہ ایک وقت کی تین طلاقیں ایک رجعی شمار ہوتی تھی ' مگر جب لوگوں نے اس ڈھیل سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر دیا اور مسئلہ طلاق بازیچہ اطفال بنانے کے درپے ہو گئے تو حضرت فاروق اعظمؓ نے بطور ہنگامی قانون ' تعزیری او تہدیدی فرمان جاری کر دیا کہ بیک وقت کی تین طلاقیں تین ہی ہوں گی۔

## ایک شبہ اور اس کا جواب :

اگر یہ شبہ کیا جائے کہ حضرت عمرؓ نے ایسا کیوں کیا ' کیا یہ مداخلت فی الدین نہیں ؟ تو اس شبہ کا جواب اس حدیث کے آخر میں موجود ہے ۔ فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں :

" ان الناس قد استعجلوا فی امر کانت لهم فيه اناة فلو امضيناه عليهم فامضاه عليهم " ۔ ( صحیح مسلم ص ۴۷۷ کتاب الطلاق )

" لوگ ایسے معاملہ میں جلدی کرنے لگ گئے ہیں جن میں ان کے لئے ڈھیل مناسب تھی ۔ پس اگر ہم ( اس غلط روش کی روک تھام کے لئے ) وقوع ثلاث کا تعزیری آرڈی نینس جاری کر دیں ( تو مناسب ہو گا ) " جسے آپؓ نے جاری کر دیا ۔

## اعتراضات :

قائلین وقوع ثلاث نے اس صحیح حدیث پر بہت سے اعتراضات کئے ہیں یا بالفاظ دیگر اس کے بہت سے جواب دینے کی ناکام کوشش کی ہے اور امام محمد بن اسماعیل الامیر الیمانی نے ان تمام اعتراضات کا مسکت جواب دیا ہے ۔ ملاحظہ ہو سبل السلام ص ۱۷۲ ج ۳ ہم بھی آگے چل کر مختصر ذکر کریں گے ۔

حدیث ثانی :

" عن طاؤس ان اباالصهباء قال لا بن عباس اتعلم انما كانت الثلاث تجعل واحدة على عهد النبى صلى الله عليه وسلم وابى بكر وثلاثا من امارة عمر فقال ابن عباس نعم " ۔

( صحیح مسلم ص ۴۷۷ ج ۱ کتاب الطلاق )

" یعنی ابو صہباء نے حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر فاروقی امارت کے ابتدائی تین سالوں تک بیک وقت کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق نہ ہوتی تھی ؟ تو ابن عباسؓ نے جواب میں فرمایا کہ ہاں ایک ہی ہوا کرتی تھی ! "

حدیث ثالث :

" عن طاؤس ان ابا الصهباء قال لابن عباس هات من هناتك الم يكن الطلاق الثلاث على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكر واحدة فقال انه قد كان ذلك فلما كان فى عهد عمر تتابع الناس الطلاق فاجاز عليهم " ۔

(صحیح مسلم ص ۴۷۸ ج ۱)

" جناب طاؤس تابعی سے روایت ہے کہ جناب ابوصہباء نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ اپنی مخصوص علمی باتیں بیان فرمادیں (مزید برآں) یہ بھی بتائیں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر خلافت فاروقی کے ابتدائی دور تک مجلس واحد کی تین طلاقیں کیا ایک رجعی طلاق نہ ہوتی تھی؟ تو ابن عباسؓ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا، ہاں! بے شک ایسا ہی تھا لیکن جب لوگوں نے رعایت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے دھڑا دھڑ طلاقیں دینی شروع کر دیں تو حضرت عمر فاروقؓ نے بطور تعزیر کے تینوں کو ہی نافذ کر دیا "۔

## تشریح:

صحیح مسلم کی ان تینوں صحیح احادیث سے یہ حقیقت اپنی تمام صداقتوں کے ساتھ پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ زمانہ بعثت سے لے کر خلافت فاروقی کے ابتدائی تین سالوں تک اس بات پر اتفاق تھا کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک ہی طلاق سمجھی جاتی تھی، لیکن جب لوگوں نے اس رخصت سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر دیا تو حضرت فاروقؓ نے اس غلط رجحان کی پیش بندی کرتے ہوئے تینوں طلاقوں کے تین ہی نافذ ہو جانے کا تعزیری اور تہدیدی آرڈر جاری کر دیا تاکہ لوگوں میں تنبہ پیدا ہو اور اس غلط روش سے باز آجائیں اور بوقت ضرورت شریعت کے مطابق طلاق دیں۔

## قائلین وقوع ثلاث کا اعتراف:

قائلین وقوع ثلاث بالخصوص احناف کو بھی حضرت فاروقؓ کے اس آرڈر کے تعزیری ہونے کا اعتراف ہے چنانچہ احناف کی چوٹی کی کتاب "مجمع الانہر" میں ہے:

" **واعلم ان فی الصدر الاول اذا ارسل الثلاث جملته لم یحکم الا بوقوع واحدة الی زمن عمر رضی اللہ تعالی عنه ثم حکم بوقوع الثلاث لکثرته بین الناس تمهید بدا**" یہ (**مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر لعبد اللہ بن الشیخ محمد بن سلیمان المعروف بداماد افندی ص ۳۸۲ ج ۱**)

یعنی داماد آفندی حنفی فقیہ قہستانی حنیفی اور فقیہ تمرتاشی حنفی کو بجا طور پر اعتراف ہے کہ صدر اول

سے لے کر عمر فاروقؓ کے دور اقتدار کے ابتدائی تین سالوں تک مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق تصور ہوتی تھی ۔ پھر لوگوں نے جب کثرت سے طلاقیں دینی شروع کر دیں تو حضرت عمر فاروقؓ نے تعزیر اور تہدید کے طور پر تینوں کے وقوع ونفاذ کا حکم جاری فرما دیا ۔